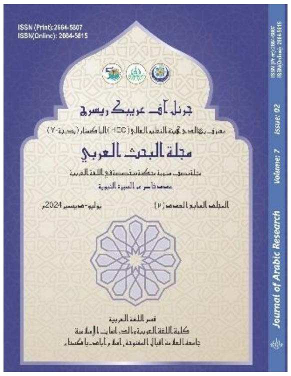

Journal of Arabic Research
EISSN: 2664-5807, PISSN: 26645815
Publisher: Allama Iqbal Open University, Islamabad
Journal Website: https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jar

Vol.07 Issue: 02 (July - Dec 2024)
Date of Publication: 01-Jan 2025
HEC Category: Y

https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jar

Article	قصیدہ بردہ شریف اور میاں محمد بخش کا نعتیہ کلام: اسلوب اور موضوعات کا موازنہ Qaṣīda al-Burda (The Poem of the Mantle) and Naat Kalam by Mian Muhammad Baksh: Comparison of styles and themes
Authors & Affiliations	**Qari Aziz Haider Qadri** PhD Scholar Government College University Faisalabad
Dates	Received: 21-09-2024 Accepted: 01-12-2024 Published: 01-01-2025
Citation	**Dr. Imrana Shazadi,Professor.Dr. Humayun Abbas Shams** , 2024 قصیدہ بردہ شریف اور میاں محمد بخش کا نعتیہ کلام: اسلوب اور موضوعات کا موازنہ [online] IRI – Islamic Research Index – Allama Iqbal Open University, Islamabad. Available at: <https://jar.aiou.edu.pk/?p=74722> [Accessed 25 December 2023].
Copyright Information	قصیدہ بردہ شریف اور میاں محمد بخش کا نعتیہ کلام: اسلوب اور موضوعات کا موازنہ 2023 **Dr. Imrana Shazadi,Professor.Dr. Humayun Abbas Shams** , is licensed under Attribution-ShareAlike 4.0 International
Publisher Information	Department of Arabic, Faculty of Arabic & Islamic Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad

Indexing & Abstracting Agencies

IRI	Australian Islamic Library	HJRS	DRJI
Islamic Research Index	Australian Islamic Library — From darkness to light! — www.AustralianIslamicLibrary.org	HJRS HEC Journal Recognition System	DRJI

ABSTRACT

Naat is an Arabic word which literally means praise and adoration, but in Arabic, Persian, Urdu and other Muslim languages the word Naat has become reserved only for praising and adoring the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). Now, whenever we use the word Naat, it refers to a piece of poetry in which the personality and qualities of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) are described and praised. Naat (literal poetry) first began in Arabic, and from Arabic, it spread to Persian, Urdu, and other languages.

Key word: Poetry Qaseda burda , Naat ,Arabic, Punjabi

مقدمہ

نعت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی تعریف و توصیف کے ہیں لیکن عربی ،فارسی،اردو اور مسلمانوں کی دوسری زبانوں میں لفظ نعت صرف رسالت مآب ﷺ کی تعریف و توصیف اور مدح کے لئے مخصوص ہوگیا ہے۔اب جب بھی ہم نعت کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو اس سے مراد وہ پارۂ شاعری ہے جس میں سرور کونین رسالت مآب صلی ﷺ کی ذات وصفات کی توصیف و مدح کی گئی ہو۔

نعت گوئی کا آغاز سب سے پہلے عربی زبان میں ہوا اور عربی سے اس کا رواج فارسی، اردو اور دیگر دوسری زبانوں میں ہوا۔شعراء نے نبی کریم ﷺ کی عقیدت و محبت میں جنم لینے والے پاکیزہ خیالات و افکار کو تخلیقی عمل کی تکمیل تک معبود و عبد، وحدانیت و عبودیت، خلاقیت، بشریت اور فطرت و نفسیات آدمیت میں فرق، توازن، رتبے اور مقام کا ہر لحظہ خیال رکھا ہے۔دیگر زبانوں کی طرح پنجابی شاعری کو بھی نعت گوئی میں ممتاز مقام حاصل ہے اور پنجابی شعراء نے اس صنف میں اپنی ایک الگ پہچان بنائی ہے۔برصغیر پاک وہند میں بہت سارے شعراء نے مختلف زبانوں میں اور خاص طور پر پنجابی میں نعت گوئی میں اہم خدمات سرانجام دی ہیں۔ان میں ایک اہم نام میاں محمد بخش کا بھی ہے آپ نے اپنی ساری زندگی دین اسلام کی خدمات میں گزاری اور امت مسلمہ کی آسانی کے لیے اپنی شاعری کے ذریعہ تبلیغ فرمائی۔آپ کے لکھے ہوئے اشعار اتنے پر اثر ہیں کہ عصر حاضر میں آج کوئی بھی مذہبی محفل ملک میں ہو یا بین الاقوامی سطح پر ہو ان کے اشعار کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔اس مقالہ میں میاں محمد بخش کے کلام اور امام بوصیری کے کلام قصیدہ بردہ شریف میں دونوں کے مناھج و اسلوب اور ان کی شاعری میں موضوعات کی مماثلت پر گفتگو پیش کی گئی ہے۔

سوانح میاں محمد بخش

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ، آزاد جموں و کشمیر کے ضلع میر پور میں 1246ھ المطابق 1826ء میں پیدا ہوئے۔[1]

آپ کے آباءواجداد جموں کے رہنے والے تھے جن کی قومیت پسوال گجر تھی۔ بعد میں یہ قبیلہ جہلم اور گجرات کے اضلاع میں نقل مکانی کر گیا۔ میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کے پردادا نے ضلع گجرات میں چک بہرام میں سکونت اختیار کی۔ اور پھر میر پور کے علاقے کھڑی شریف میں منتقل ہو گئے۔ میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام میاں شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ تھا. میاں محمد بخش کے خاندان کی چار نسلیں علاقے کے انتہائی قابل احترام صوفی بزرگ پیرے شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار سے منسلک رہیں۔[2]

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بڑے بھائی میاں بہاول بخش رحمۃ اللہ علیہ نے سموال شریف میں حافظ محمد علی فاضل کے مدرسہ سے حدیث کی تعلیم حاصل کی. انھیں فارسی اور عربی زبانوں پر کافی عبور حاصل تھا۔ میاں محمد بخش نے اپنی ظاہری تعلیم و تربیت اسی مدرسہ سے حاصل کی اور اس وقت کے تمام مروجہ علوم اسلامیہ قرآن و حدیث، علم فقہ، منطق و اصول، علوم نظم اور دیگر علوم میں درجہ کمال حاصل کیا۔[3]

ان کے والد میاں شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی موت سے قبل میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ وہ اگلے سجادہ نشین ہوں لیکن میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے تجویز پیش کی کہ ان کے بھائی میاں بہاول بخش رحمۃ اللہ علیہ (جو ان سے چند سال بڑے تھے) کو سجادہ نشین بنایا جائے۔

اپنے والد کی وفات کے بعد آپ نے تقریباً 4 سال انھی کے کمرے میں سکونت اختیار کی۔ اس کے بعد انھوں نے مزار سے ملحق جگہ پر گھاس پھونس کی ایک حجرہ نما جھونپڑی بنائی اور 14 سال وہاں قیام کیا۔ 1880 میں میاں بہاول بخش رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد دربار پیرے شاہ غازی کے سجادہ نشین بنے اور اپنی باقی تمام عمر کھڑی شریف

---

[1] : محمد بخش، میاں محمد بخش، سفر العشق یعنی قصہ سیف الملوک وبدیع الجمال، ناشر شیخ غلام حسین اینڈ سنز پبلیشرز اردو بازار لاہور، ص504

[2] : قادری، فقیر محمد جاوید، تذکرہ میاں محمد بخش، مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ، اردو بازار لاہور، اشاعت اول 2009ء ص 15

[3] : ایضا: ص20

میں ہی گزاری۔ میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال 31 جنوری 1907 کو ہوا اور مزار کے احاطے میں ہی دفنایا گیا۔
میاں محمد بخش نے ساری عمر شادی نہیں کی۔[4]
آپ کی بیعت حضرت سائیں غلام محمد پلیر شریف سے تھی انھیں سے خلافت بھی ملی تھی۔
میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کافی ساری کتابوں کے مصنف تھے۔ آپ نے اپنے قصہ مرزا صاحباں کے آخر میں اپنی چند تصانیف کی فہرست پیش کی ہیں جن میں قصہ سوہنی ماہیوال، تحفہ میراں، قصہ شیخ سنان، نیرنگِ عشق، قصہ شاہ منصور المعروف منصور حلاج، شیریں فرہاد، تحفہ رسولیہ معجزات رسول صلی اللہ علیہ وسلم، گلزارِ فقر، سسی پنوں، مرزا صاحباں، ہدایتِ مسلمین، پنج گنج، تذکرہِ مقیمی، ہیر رانجھا وغیرہ اور سب سے مشہور سیف الملوک۔ جس کا نام انھوں نے خود سفر العشق رکھا تھا۔[5]
میاں محمد بخش اپنے ہم عصر پنجابی کے تمام صوفی شاعروں میں سب سے زیادہ فارسی شاعری سے متاثر تھے جن میں حضرت رومی اور حضرت جامی قابل ذکر ہیں۔

کلام میاں محمد بخش کا اسلوب

میاں محمد بخش نے اسلام کا پیغام آسان زبان میں پنجابی اشعار کے ذریعہ پہنچایا آپ کے کلام میں آیات قرانیہ کی تفسیر و توضیح، احادیث نبویہ کی تشریح اور علوم اسلامیہ کی جھلک نظر آتی ہے اور بعض مقامات پر سیرت نبویہ کے پورے واقعات کو اشعار کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔
میاں محمد بخش کا کلام عربی ادب کے رنگوں سے مزین ہے۔ عربی زبان کے اشعار اور محاورات، قرآن و حدیث کے متون اور اسلامی شاعری کی روایات آپ کی نعتوں میں صاف ظاہر ہوتی ہیں۔ عربی میں نہ صرف قرآنی آیات کی ترجمانی کرتے ہیں، بلکہ مختلف عربی اصطلاحات کو بھی اپنے کلام میں استعمال کرتے ہیں، جو عربی زبان کے حسن اور اس کی دینی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ آپ نے عربی کی لغوی، نحوی اور عروضی خصوصیات کو اپنی شاعری میں برتا ہے جس سے کلام نہ صرف سلیس بلکہ علمی لحاظ سے بھی بھرپور ہو گیا ہے۔

---

[4] : ایضا:49

[5] : محمد بخش، میاں محمد بخش، سفر العشق یعنی قصہ سیف الملوک وبدیع الجمال، ناشر شیخ غلام حسین اینڈ سنز پبلیشرز اردو بازار لاہور، ص526

میاں محمد بخش نے اپنے نعتیہ اشعار میں میں عربی الفاظ، جملے اور اشعار کی ایک مخصوص تاثیر اور خوبصورتی موجود ہوتی ہے، جس سے ان کی نعتوں کو ایک خاص ادبی وزن ملتا ہے۔ میاں محمد بخش کے کلام کا اسلوب نہ صرف پنجابی نعت کی تاریخ میں اہمیت رکھتا ہے بلکہ عربی ادب سے متاثر ہونے کی وجہ سے ان کے اشعار میں عربی کی تذکیر و تانیث، بلاغت، اور معانی کی گہرائی بھی نظر آتی ہے۔

سوانح امام بوصیری

امام بوصیری رحمتہ اللہ علیہ (شاعر مدائح نبویہ وَمر آۃ عصرہ، خالقِ قصیدہ بردہ شریف) ایک مصری صوفی شاعر شرف الدین ابو عبد اللہ محمد بن سعید بن حماد بن محسن بن عبد اللہ الصنہاجی، البوصیری (694ھ-608ھ) مصر کے قصبہ ولاص میں پیدا ہوئے، ولاص میں پرورش پائی اور اسکندریہ میں آپ کا وصال ہوا۔ نے تحریر فرمایا۔ آپ کی تحریر کردہ یہ شاعری پوری اسلامی دنیامیں نہایت معروف ہے۔ آپ نے تیرہ سال کی عمر میں قرآن حفظ کیا اور دیگر اسلامی علوم میں مہارت حاصل کر کے یک گونہ کمال حاصل کر لیا۔ آپ کے کلام میں جن اصطلاحات اور تلمیحات کا تذکرہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ علم حدیث، سیر، مغازی اور علم کلام میں پوری پوری صلاحیت رکھتے تھے۔ وہ علم ادب، بدیع، بیان اور صرف و نحو میں مشّاق دکھائی دیتے تھے۔ آپ کا مجموعہ کلام "دیوان امام بوصیری" مصر میں کئی بار چھپا۔[6]

اہلِ علم نے آپ کے شاعرانہ کمالات اور ادبی مقام پر داد تحسین پیش کی ہے۔ امام جلال الدین سیوطی، علامہ ابن العماد حنبلی، ابن شاکر کتبی، پطرس بستانی (صاحب ادباء العرب)، ابن سید الناس (امام بوصیری کے شاگرد) جیسے حضرات نے بڑی فراخدلی سے آپ کے کمالاتِ علمی کا اعتراف کیا ہے۔ مستشرقین میں سے پروفیسر آر۔ اے۔ نکلسن اور اے۔ جے۔ آربری بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ کے علمی مقام و مرتبہ کے قائل ہیں۔[7]

آپ کی تمام تر شاعری کا مرکز و محور دِین اسلام اور تصوف رہا۔ آپ کا سب سے مشہور شاعرانہ کلام اور عربی ادب کی عظیم تخلیق "قصیدہ بردہ شریف" ہے جو کہ نبی کریم ﷺ کی نعت، مدحت اور ثناء خوانی پر مبنی ہے، لہٰذا اِسی نسبت سے آپ نے دُنیائے ادب میں "امام بوصیری" کے نام سے شہرتِ عام اور بقائے دوام حاصل کی۔

[6] : علی، مولانا ذوالفقار علی دیوبندی، عطر الوردہ فی شرح البردہ، ناشر، میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی، ص3

[7] : ایضا: ص3

مقبولیت

اہل تصوف اور اہل محبت نے شروع ہی سے اس کلام کو بے حد عزت و توقیر دی۔ اس کلام کو حفظ کیا جاتا ہے اور مذہبی مجالس و محافل میں پڑھا جاتا ہے اور اس کے اشعار عوامی شہرت کی حامل عمارتوں میں مسجدوں میں خوبصورت خطاطی میں لکھے جاتے ہیں۔ بعض اہل محبت کا یہ بھی ماننا ہے کہ اگر قصیدہ بردہ شریف سچی محبت اور عقیدت کے ساتھ پڑھا جائے تو یہ بیماریوں سے بچاتا ہے اور دلوں کو پاک کرتا ہے۔ اب تک اس کلام کی نوے(90) سے زائد تشریحات تحریر کی جاچکی ہیں اور اس کے تراجم فارسی، اردو، ترکی، بربر، پنجابی، انگریزی، فرانسیسی، جرمن، سندھی، پنجابی و دیگر بہت سے زبانوں میں کیے جاچکے ہیں۔[8]

قصیدہ بردہ کا اسلوب

امام بوصیری کا قصیدہ بردہ شریف دس فصلوں پر مشتمل ہے متداول نسخوں کے مطابق کل اشعار کی تعداد ایک سو پینسٹھ ہے بعض اشعار الحاقی بھی ہیں قصیدہ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس کی شرحیں، تضمین اور تشطیریں سب سے زیادہ لکھی گئی ہیں اس طرح تمام اسلامی زبانوں میں ان کی شرحیں کثیر تعداد میں موجود ہیں علامہ ذوالفقار علی لکھتے ہیں کہ امام بوصیری نے اپنے قصیدہ میں صنائع لفظی و معنوی کی جانب ضرورت سے زیادہ توجہ دی ہے ان کے اشعار میں تاثیر بھی ہے اور جذبات کی شدت بھی ہے ان کے اسلوب میں سادگی بھی ہے ان کے قصیدے میں صنائع اور بدائع کے جلوے بھی ہیں کہیں تمثیل نگاری کی بھی مثالیں ملتی ہیں ان کے اشعارمین نعت گوئی اپنے کمال پر نظر آتی ہے علم بلاغت کے ساتھ ساتھ سیرت نبویہ ﷺ کے واقعات کی طرف بھی اشارات ملتے ہیں کہیں معجزات اور غزوات نبوی ﷺ کا ذکر ملتا ہے اپنے عہد کے شعراء میں ان کو ایک خاص مقام حاصل ہے حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے سوا عربی زبان کے سب سے بڑے نعت گو شعراء میں آپ کا شمار ہوتا ہے قصیدہ بردہ کو ہر زمانے میں پسندیدگی کی نظروں سے دیکھا گیا ہے اسی لیے ہر محفل میں قصیدہ بردہ کو ایک اہم حیثیت حاصل ہوتی ہے۔[9]

1: حمد باری تعالی سے ابتداء

---

[8] : اویسی، علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی، شرح قصیدہ بردہ شریف، ناشر، اویسی بک سٹال بہاولپور، اشاعت اول، 1415ھ، ص6

[9] : علی، مولانا ذولفقار علی دیوبندی، عطر الوروہ فی شرح البردہ، ناشر، میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی، ص7

سنت الہیہ ہے کہ قرآن کریم کی ابتداء سورہ فاتحہ یعنی حمد باری تعالی سے ہوئی ہے اس لیے کوئی بھی مصنف اپنی کتاب اور کوئی بھی شاعر اپنی شاعری کی شروعات اللہ تعالی کے بابرکت نام اور اس کی حمد سے کرتا ہے امام بوصیری قصیدہ بردہ شروع کرنے سے پہلے حمد باری تعالی سے ابتداء کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

الحمد لله منشئ الخلق من عـــــــــدم
ثم الصلاة على المختـــــــار في القدم[10]

تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لیے ہیں جو مخلوق کو عدم سے پیدا کرنے والا ہے پھر درود ہوں نبی کریم ﷺ پر جو ہمیشہ سے برگزیدہ ہیں۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ[11]

اے میرے مولیٰ! ہمیشہ ان پر درودوسلام ہوں اے اللہ جو تجھے سب سے پیارے ہیں اور تیری مخلوق میں بہتر ہیں۔ میاں محمد بخش نے بھی اسی اسلوب کو اختیار کرتے ہوئے اپنے کلام کی ابتداء حمد باری تعالی سے کی ہے اللہ تعالی کی بارگاہ اقدس میں عرض کرتے ہیں۔

رِحمت دامینہ پا خُدایا، باغ سُکّا کر ہریا
بُوٹا آس اُمّید میری دا، کر دے میوے بھریا[12]

اے خداوند کریم! اپنی باران رحمت سے میری زندگی کے سوکھے ہوئے باغ کو سرسبز وشاداب بنادے میری خزاں زدہ زندگانی کے باغ کو بہار سے ہمکنار فرمااور میری آس امید کے بوٹے کو ہرا بھرااور سرسبز وشاداب بنادے اور میری امید پوری فرما۔

[10] : خرپوتی، علامہ عمر بن احمد الخرپوتی، عصیدۃ الشھدۃ شرح قصیدۃ البردۃ للبوصیری، ناشر، نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی، ص2

[11] : علی، مولانا ذوالفقار علی دیوبندی، عطر الوردہ فی شرح البردہ، ناشر، میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی، ص12

[12] : محمد بخش، میاں محمد بخش، سفر العشق یعنی قصہ سیف الملوک وبدیع الجمال، ناشر شیخ غلام حسین اینڈ سنز پبلیشرز اردو بازار لاہور، ص5

اور ایک اور مقام پر مذکورہ بالا اسلوب کو مد نظر رکھتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کوئی بھی کام شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالی کی حمد وثنا سے شروع ہونا چاہیے اور جو اپنا کام اللہ تعالی کے مقدس نام سے شروع کرتا ہے وہ کسی بھی میدان میں ناکام نہیں ہوتا آپ فرماتے ہیں۔

اوّل حمد ثناءِ الٰہی ,جو مالک ہر ہر دا

اُس دا نام چِتارن والا، کسے میدان نہ ہر دا[13]

سب سے پہلے اس ذات الٰہی کی صفت وثنا ہے جو کہ ہر چیز اور ہر شے کا خالق ومالک ہے وہی صفت وثنا کے لائق ہے اور اس کی عبادت کرنے والا دنیا کے کسی بھی میدان میں شکست سے دوچار نہیں ہو سکتا۔

2:عقیدہ شفاعت

سورہ بقرۃ میں ارشاد باری تعالی ہے "مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ"[14]

کون ہے جو اس کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے؟

قیامت والے دن اللہ تعالی کی اجازت کے بغیر کوئی بھی اس کی بارگاہ میں سفارش نہیں کر سکے گا۔رحمت عالم ﷺ اس دن اللہ تعالی کی اجازت سے شفاعت یعنی سفارش کا آغاز فرمائیں گے نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

" ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا"[15]

پھر شفاعت کروں گا اور میرے لیے حد مقرر کر دی جائے گی۔

اکثر شعراء اپنے نعتیہ کلام رسول اللہ ﷺ کے فضائل وکمالات اور سیرت طیبہ کا ذکر کرتے ہیں وہاں رحمۃ للعالمین ﷺ کے وصف شفاعت کا بھی ذکر کرتے ہیں اسی اسلوب کی روشنی میں امام بوصیری اپنے قصیدہ میں عقیدہ شفاعت کے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

---

[13] :ایضا:ص6

[14] :القرآن:البقرۃ:255

[15] :البخاری، محمد بن اسماعیل البخاری، کتاب الرقاق، باب صفۃ الجنۃ والنار، حدیث رقم:6565

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِىْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٖ[16]

وہی ہے ایسا محبوب، خداوند تعالیٰ شانہ کا کہ اس کی شفاعت کبریٰ کی امید کی جاتی ہے، ہر ہول کے لیے ہولہائے روز قیامت سے، جس میں آدمی بزور داخل کیے جائیں گے، یا ایسے ہول (ہولناک منظر) کے واسطے جو ان کو بزور مصیبت میں ڈالنے والی ہے۔

میاں محمد بخش اسی اسلوب کو اختیار کرتے ہوئے عقیدہ شفاعت کے متعلق فرماتے ہیں۔

واہ کریم اُمت والی مہر شفاعت کردا
جبرائیل جیہے جس چاکر نبیاں دا سر کردا[17]

واہ نبی کریم ﷺ کی کیا شان ہے جو امت کے والی ہیں اور مہر و شفاعت کرنے والے ہیں آپ ﷺ وہ ہیں کہ جن کے ہاں جبرائیل جیسے مقرب و مقبول فرشتے کو ان کے خادم ہونے کا شرف حاصل ہے اور آپ ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام کے سردار ہیں۔

ایک اور مقام پر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں یوں عرض گزار ہوتے ہیں۔

اوہ محبوبؐ حبیبؐ ربانا حامی روز حشر دا
آپ یتیم یتیماں تائیں ہتھ سرے تے دھردا[18]

وہ یعنی محمد مصطفی کریم ﷺ اللہ تعالی کے محبوب اور دوست ہیں اور روز محشر کو ہم سب کی حمایت کریں گے اور ہم گنہگاران کی شفاعت سے ہی بخشش کے مستحق و سزاوار ٹھہریں گے آپ ﷺ خود یتیم ہیں لیکن یتیموں کے سر پر اپنا دست شفقت رکھنے والے ہیں وہ شفیع بھی ہیں اور کریم بھی۔

3: آقا کریم ﷺ کی سرداری

---

[16] : خرپوتی، علامہ عمر بن احمد الخرپوتی، عصیدۃ الشھدۃ شرح قصیدۃ البردۃ للبوصیری، ناشر، نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی، ص75

[17] : محمد بخش، میاں محمد بخش، سفر العشق یعنی قصہ سیف الملوک وبدیع الجمال، ناشر شیخ غلام حسین اینڈ سنز پبلیشرز اردو بازار لاہور، ص10

[18] : مقبول، میاں ظفر مقبول، اردو ترجمہ سیف الملوک میاں محمد بخش، ناشر مکتبہ دانیال غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، ص16

رسول اللہ ﷺ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور حتی کہ تمام مخلوقات اور اولاد آدم کے سردار ہیں حدیث شریف میں ہے

"أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ"[19]

میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا۔

امام بوصیری اپنے قصیدہ میں رسول اللہ ﷺ کے فضائل و کمالات پر اشعار لکھتے ہوئے آپ ﷺ کی تمام جہانوں کی سرداری کے متعلق فرماتے ہیں۔

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَ الثَّقَلَيْنِ.

وَ الْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّ مِنْ عَجَمٍ[20]

یہ محمود ہر دو فریق عرب و عجم کے ہیں، یعنی وہ مذکورات سابقہ میں ہر ایک کی طرف مبعوث ہیں اور یہ سب ان کی امت ہیں۔

میاں محمد بخش اسی اسلوب کو اختیار کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی سرداری کے متعلق فرماتے ہیں۔

صدر نشین دیوان حشر دا افسر وچ اماماں

کُل نبیؑ محتاج اوہناں دے نفراں وانگ غلاماں[21]

آپ ﷺ اماموں کے سردار ہیں جو حشر کی کچہری میں سردار ہوں گے اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام ان کے محتاج ہیں اور ان کے سامنے ان کی حیثیت غلاموں و خادموں کی سی ہے بلاشبہ ان کی یہ بڑی شان ہے اور وہ سب سے زیادہ اللہ تعالی کے مقرب ہیں۔

ایک اور مقام پر "حدیث لولاک" کی تشریح کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی سرداری کے متعلق فرماتے ہیں۔

---

[19] : ترمذی، محمد بن عیسی ترمذی، سنن ترمذي، كتاب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم .1 باب فِي فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حدیث رقم 3615

[20] : خرپوتی، علامہ عمر بن احمد الخرپوتی، عصیدۃ الشھدۃ شرح قصیدۃ البردۃ للبوصیری، ناشر، نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی، ص72

[21] : محمد بخش، میاں محمد بخش، سفر العشق یعنی قصہ سیف الملوک وبدیع الجمال، ناشر شیخ غلام حسین اینڈ سنز پبلیشرز اردو بازار لاہور، ص10

لَو لَا کَ لَمَا خَلَقتُ الکَونَ، آیاشان اِنہاں دے

جن ّ اِنسان غُلام فرِشتے، دوئے جہان اِنہاں دے[22]

جن کی شان میں یہ آیا ہے کہ اگر میں آپ ﷺ کو پیدا نہ کرتا تو یہ دنیا پیدا نہ کرتا جن، انسان، فرشتے یہ دونوں جہان ان کے غلام ہیں اور یہ شرف پوری کائنات میں صرف اور صرف آپ ﷺ کو ہی حاصل ہے اور بلاشبہ آپ ﷺ ہی اس شان کے سردار ہیں۔

4: انبیاء علیہم السلام کا آپ ﷺ سے فیض پانا

انبیاء کرام علیہم السلام نے آپ ﷺ سے ہی فیوض وبرکات کا حصول کیا اس کے متعلق امام بوصیری فرماتے ہیں۔

فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِیْ خَلْقٍ وَّ فِیْ خُلُقٍ
وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِیْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمٍ[23]

نبی کریم ﷺ حسن صورت وسیرت مبارک میں سب انبیاء کرام علیہم السلام میں سبقت لے گیے اور کوئی بھی نبی یارسول آپ ﷺ کے رتبہ معرفت اور سخاوت تک نہیں پہنچا۔

ایک اور مقام پر اس فیوض وبرکات کے متعلق فرماتے ہیں۔

وَ كُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللهِ مُلْتَمِسٌ
غُرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ[24]

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے دریائے معرفت اور رحمت سے پانی کے چلو یا قطرہ آب کی درخواست کرتے ہیں۔

اور جو انبیاء کرام علیہم السلام میں رسول اللہ ﷺ کا مقام ہے اس کے متعلق امام بوصیری فرماتے ہیں

.وَ وَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمُ
مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ[25]

---

[22] : ایضا: ص10

[23] : خرپوتی، علامہ عمر بن احمد الخرپوتی، عصیدۃ الشھدۃ شرح قصیدۃ البردۃ للبوصیری، ناشر، نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی، ص79

[24] : ایضا: ص81

[25] : ایضا: ص83

تمام انبیاء کرام علیہم السلام آپ کی بارگاہ اقدس میں اپنے اپنے رتبہ پر کھڑے ہیں اور اس حد کو رسول اللہ ﷺ کے حد رتبہ سے وہ نسبت ہے جو نقطہ کو علم سے اور اعراب کو کتاب و حکمت سے ہے۔

اللہ تعالی نے انبیاء کرام علیہم السلام کو معجزات عطا کیے اور اپنے محبوب کریم ﷺ کو سراپا معجزہ بنا کر بھیجا امام بوصیری مندرجہ ذیل شعر میں فرماتے ہیں کہ نبیوں کو معجزات آپ ﷺ کی وساطت سے ملے۔

وَ كُلُّ اٰيٍ أَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمٖ[26]

جس قدر معجزات انبیاء کرام علیہم السلام دنیا میں لائے ہیں فی الحقیقت ان کو وہ تمام معجزات آپ ﷺ کے نور سے ہی حاصل ہوئے ہیں

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔

فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا.
يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ[27]

کیونکہ نبی کریم ﷺ آفتاب کمال ہیں اور باقی انبیاء علیہم السلام آپ ﷺ کے مقابلے میں بمنزلہ ستاروں کے ہیں جو علم وہدایت کی روشنی کو ضلالت و جہالت کی ظلمت میں اہل دنیا پر ظاہر کرتے ہیں۔

میاں محمد بخش اپنے نعتیہ کلام میں جہاں رسول اللہ ﷺ کے باقی اوصاف و کمالات اور سیرت نبویہ ﷺ کا ذکر کرتے ہیں وہاں اسی اسلوب کو اختیار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

سبھو نُور اوسے دے نوروں اس دا نُور حضوروں
اُس نوں تخت عرش دا ملیا موسیٰ نوں کوہ طوروں[28]

تمام نور اسی کے نور سے ہیں اور ان کا نور اللہ تعالی کے نور سے جدا کیا گیا ہے اول ما خلق اللہ نوری حدیث کی طرف اشارہ ہے آپ ﷺ کو معراج میں عرش سے سب کچھ ملا اور حضرت موسی علیہ السلام کو کوہ طور پر۔

---

[26] : خرپوتی، علامہ عمر بن احمد الخرپوتی، عصیدۃ الشہدۃ شرح قصیدۃ البردۃ للبوصیری، ناشر، نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی، ص98

[27] : ایضا: ص100

[28] : محمد بخش، میاں محمد بخش، سفر العشق یعنی قصہ سیف الملوک وبدیع الجمال، ناشر شیخ غلام حسین اینڈ سنز پبلیشرز اردو بازار لاہور، ص10

انبیاء کرام علیہم السلام نے رسول اللہ ﷺ کی ذات سے فیوض و برکات حاصل کیے اس ضمن میں میاں محمد بخش لکھتے ہیں۔

حسن بازار اوہدے سے ہو سف برسے ہو و کاندے

ذوالقرنین سلیماں جہیے خدمت گار کہاندے[29]

ان کے حسن کے بازار میں سینکڑوں یوسف غلام ہو کر بک جاتے ہیں ذوالقرنین اور حضرت سلیمان جیسے عظیم المرتبت اور بڑی شانیں رکھنے والے آپ ﷺ کے خادم کہلوانے پر سعادت اور فخر سمجھتے ہیں۔

جناب حضرت مسیح ابن مریم علیہا السلام کو اللہ تعالی نے جو معجزات عطا کیے ان میں ایک معجزہ یہ بھی تھا کہ وہ اندھوں کو بینا اور اپاہج کو اپنے دست اقدس سے تندرست کر دیتے تھے میاں محمد بخش اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

عیسی خاک انہاندے در دی گھن تیمم کردا

تاہئیں دست مبارک اس دا شافی ہر ضرر دا[30]

جناب حضرت عیسی ابن مریم علیہا السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر ان کے در کی خاک لے کر تیمم کرتے ہیں اور اسی لیے ان کے دست مبارک میں ہر مرض اور ہر نقصان کے لیے شفا رکھی گئی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالی کے خلیل ہیں ان کو اور ان کے صاحبزادے جناب حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بھی آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس سے فیض حاصل ہوا ہے آپ فرماتے ہیں۔

خال غلامی اس دی والا لا یا پاک خلیلے

جانی نوں قربانی کیتا مہتر اسماعیلے[31]

---

[29]: ایضا: ص10

[30]: ایضا: ص10

[31]: ایضا: ص10

جناب حضرت خلیل اللہ نے ان کی غلامی کا خال لگایا اور انہوں نے اپنے جانی جان جلیل القدر بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربان کر ڈالا یعنی یہ سب کمال اسی نور محمدی ﷺ کا ہی تھا کہ جو ان کی پیشانیوں میں اللہ تعالی نے رکھا تھا۔

حضرات موسی اور خضر علیہا السلام کے بارے میں فرماتے ہیں۔

موسی خضر نقیب انہاندے اگے بھجن راہی
اوہ سلطان محمد والی مرسل ہور سپاہی [32]

ان کی کیا شان ہے کہ جناب حضرت موسی، حضرت حضر علیہا السلام جن کے آگے آگے نقیب بن کر چلتے ہیں آپ ﷺ سلطان ہیں اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام ان کے سپاہیوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔

میاں محمد بخش ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔

یا نبی اللہ ختم رسالت تیرا رتبہ عالی
عیسی تھیں تک آدم تیرے سارے نبی سوالی
سب محتاج شفاعت کارن امت امتاں والے
ہوگ خلاصی سب دی اوتھے نال تیرے اپرالے [33]

اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ﷺ پر نبوت ورسالت ختم ہوگئی جناب آدم علیہ السلام سے لے کر کے جناب عیسی ابن مریم علیہ السلام تک تمام پیغمبر آپ ﷺ کے ہی فیض یافتہ ہیں۔ اور سب آپ ﷺ کی شفاعت کے محتاج ہیں ۔

5: معجزات رسول ﷺ

معجزہ بعض خلاف عادت باتیں اللہ پاک اپنے رسولوں اور نبیوں کے ہاتھ سے ظاہر کرا دیتا ہے، جن کے کرنے سے دنیا کے لوگ عاجز ہوتے ہیں، تاکہ لوگ ان باتوں کو دیکھ کر اسی نبی کی نبوت کو سمجھ لیں، نبیوں اور رسولوں کی ایسی خلاف عادت باتوں کو معجزہ کہتے ہیں، اور نبی سے جو خلافِ عادت بات اعلانِ نبوت سے پہلے ظاہر ہو

[32] : ایضا: ص10

[33] : بخش، میاں محمد بخش، ھدایت المسلمین، چوہدری برادرز بکسیلرز اینڈ سٹیشنرز جی ٹی روڈ دینہ جہلم، اشاعت 2004، ص116

اس کو اِرہاص کہتے ہیں جیسے پتھر کا سلام کہنا آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت خلاف عادت واقعات کا ظہور میں آناوغیرہ شامل ہیں۔ اور جو اعلان نبوت کے بعد ظاہر ہوں ان کو معجزہ کہتے ہیں۔

معجزہ کی مندرجہ ذیل تعریف بیان کی گئی ہے۔

المعجزة: أمر خارق للعادة، داعٍ إلى الخير والسعادة، مقرون بدعوى النبوة، قصد به إظهار صدق من ادعى أنه رسول من الله"[34]

ترجمہ: معجزہ اس امر خارق یعنی خلاف عادت کام کو کہتے ہیں کہ جو ایسے شخص سے ظاہر ہو جو دعوی نبوت کرتاہو اور کل عالم اس معجزہ کے مقابل کوئی چیز لانے سے عاجز ہو، معجزہ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ منکرین اور مخالفین پر یہ بات ظاہر ہو جائے کہ یہ شخص اللہ کی جانب سے بھیجاہوا پیغمبر ہے۔

سیرت نگاروں نے اپنی کتب سیر میں نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت کے واقعات جن کو "ارہاصات" کہاجاتاہے ذکر کیے ہیں امام بوصیری اپنے قصیدہ بردہ شریف میں آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَن طِيبِ عُنْصُرِهِ
يَا طِيبَ مُبْتَدَإٍ مِنْهُ وَ مُخْتَتَمِ[35]

نبی کریم ﷺ کے زمانہ ولادت مبارک نے بسبب آپ ﷺ کے پاکی فطرت کے بہت سارے عجائب امور کو ظاہر کیاہے اللہ رے آپ ﷺ کی حسن ابتداء یعنی ولادت باسعادت اور حسن خاتمہ یعنی رحلت مبارک آپ ﷺ کے جسم مبارک کی پاکیزگی و لطافت کو ظاہر کیاہے۔

میاں محمد بخش نے اپنی شاعری میں متعدد مقامات پر سیرت نبویہ ﷺ کی ترجمانی کی ہے اور سیرت رسول ﷺ کے متعدد موضوعات پر اشعار لکھے ہیں وہاں سیرت رسول ﷺ کے اسی اسلوب کو اختیار کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت کے ارہاصات کا بھی ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

---

[34] : الجرجاني ، علي بن محمد بن علي الزين الشريف الجرجاني (المتوفى: 816هـ)، كتاب التعريفات،المحقق: ضبطه وصححه جماعة من العلماء بإشراف الناشر،الناشر: دار الكتب العلمية بيروت -لبنان،الطبعة: الأولى 1403هـ -1983م،عدد الأجزاء: ،ج1،ص219

[35] : خرپوتی، علامہ عمر بن احمد الخرپوتی، عصیدۃ الشھدۃ شرح قصیدۃ البردۃ للبوصیری، ناشر، نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی، ص110

دُنیاتے جد ظاہر ہویا، گھُریا دین دمامہ

کوہ قافاں نے سیس نِمایا، کوٹ کُفّار تماماں[36]

سیرت نگاروں نے اپنی تصانیف میں لکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف کے وقت بادشاہوں کے تخت الٹ گئے قیصر وکسری کے محلات میں دراڑیں پڑھ گئیں اسی طرف میاں محمد بخش اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

تخت چبارے شاہی کنبے، ڈھٹّھے کُفر منارے

چھیک دِتّے قُرآن اوہدے نے، اگلے دفتر سارے[37]

بڑے بڑے تختوں اور تاجوں والے شہنشاہ کانپ اٹھے اور کفر کے بلند وبالا مینار مسمار ہوگئے اور قرآن کریم نے اس سے پہلے کے تمام دفتر (کتب ودساتیر) منسوخ کرڈالے یعنی اسلام کے دستور وآئین کا نفاذ ہوگیا۔

میاں محمد بخش اگلے شعر میں "حدیث نور"[38] کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں

سبھو نُور اوسے دے نُوروں، اُس دا نُور حضُوروں

اُس نُوں تخت عرش دا ملیا، مُوسیٰ نُوں کوہ طُوروں[39]

تمام نور اسی کے نور سے ہیں ان کا نور اللہ تعالی کے نور سے جدا کیا گیا ہے اور آپ ﷺ کو معراج میں عرش سے سب کچھ ملا اور حضرت موسی علیہ السلام کو کوہ طور پر۔

امام بوصیری نے اپنے قصیدہ بردہ میں جہاں رسول اللہ ﷺ کے ارہاصات کا ذکر کیا ہے وہاں اعلان نبوت کے بعد ظہور پذیر ہونے والے آپ ﷺ کے معجزات کا بھی ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

---

[36] : مقبول، میاں ظفر مقبول، اردو ترجمہ سیف الملوک میاں محمد بخش، ناشر مکتبہ دانیال غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، ص17

[37] : مقبول، میاں ظفر مقبول، اردو ترجمہ سیف الملوک میاں محمد بخش، ناشر مکتبہ دانیال غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، ص17

[38] : أخرجه عبد الرزاق في المصنف (الجزء المفقود من الجزء الأول من المصنف)، 1 / 63، الرقم : 63

[39] : مقبول، میاں ظفر مقبول، اردو ترجمہ سیف الملوک میاں محمد بخش، ناشر مکتبہ دانیال غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، ص17

نَبْذًا بِہٖ بَعْدَ تَسْبِیْحٍ بِبَطْنِهِمَا
نَبْذَا الْمُسَبِّحِ مِنْ أَحْشَائِ مُلْتَقِمٖ[40]

نبی کریم ﷺ نے ان سنگریزوں کو کو جو آپ ﷺ کے کف دست میں تسبیح کر رہے تھے اس طرح پھینکا جس طرح اللہ تعالی نے جناب حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے باہر پھینکا تھا۔

اور واقعات سیرت کی روشنی میں رسول اللہ ﷺ کے معجزات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

جَآئَ تْ لِدَعْوَتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً
تَمْشِیْ إِلَیْهِ عَلٰی سَاقٍم بِلَا قَدَمٖ[41]

آپ ﷺ کے بلانے پر درخت سجدہ کرتے ہوئے اور بغیر پاؤں کے تنے کے سہارے چلتے ہوئے حاضر ہوئے۔

میاں محمد بخش نے اپنے کلام میں متعدد مقامات پر سیرت نبویہ ﷺ کے واقعات کو اپنی شاعری میں پیش کیا امام بوصیری کے اسی اسلوب کو اختیار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

نال اِشارت ٹکڑے کیتا، جِس نے چن اسمانی
سُک روڑاں تھیں جس پڑھایا، کلمہ ذِکر زُبانی[42]

نبی کریم ﷺ نے اپنی انگلی مبارک کے ایک اشارے پر آسمان پر چمکتے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا اور جنہوں نے سوکھے کنکروں کی زبان سے اپنا کلمہ پڑھوا دیا۔

بخاری شریف میں ہے کہ حدیبیہ کے مقام پر جس وقت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی چودہ سو یا پندرہ سو تعداد تھی اور پانی صرف ایک پیالے میں موجود تھا آپ ﷺ کے دست اقدس اور انگلیوں مبارک کا معجزہ کے سارا لشکر سیر اب ہو گیا[43] اسی واقع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے میاں محمد بخش فرماتے ہیں۔

---

[40] : خرپوتی، علامہ عمر بن احمد الخرپوتی، عصیدۃ الشھدۃ شرح قصیدۃ البردۃ للبوصیری، ناشر، نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی، ص123

[41] : ایضا: ص129

[42] : مقبول، میاں ظفر مقبول، اردو ترجمہ سیف الملوک میاں محمد بخش، ناشر مکتبہ دانیال غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، ص17

[43] : البخاری، محمد بن اسماعیل البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الحدیبیۃ، حدیث رقم: 4152

مُعجزیوں اُس بُہت ودھائی، تھوڑی سی مہمانی

لشکر تساّ سبھ رجایا، اِکسے کاسے پانی[44]

آپ ﷺ نے اپنے معجزے سے مہمانوں کے لیے تھوڑی سی چیز کو بہت زیادہ کر دیا اور انھوں نے خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور ایک پیاسے لشکر کو صرف ایک پیالہ پانی سے ہی سیر کر دیا کہ صحابہ کرام نے خوب سیر ہو کر پانی پیا۔

6: منقبت آل و اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین

سیرت نگار اپنی کتب میں اور شعراء اپنے اشعار و ابیات میں جہاں رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کا ذکر کرتے ہیں وہاں آپ ﷺ کی ہر نسبت اور تعلق کا بھی ذکر کرتے ہیں ان کے مناقب وفضائل بیان کرتے ہیں امام بوصیری رسول اللہ ﷺ کی نعت و اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ ﷺ کی آل پاک واصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر کرتے ہوئے دعائیہ انداز میں فرماتے ہیں۔

.وَالْاٰلِ وَ الصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ

أَهْلِ التُّقٰى وَ النُّقٰى وَ الْحِلْمِ وَ الْكَرَمِ[45]

اے خدا حکم دے کہ رحمت دائمی کے بادل رسول اللہ ﷺ کی آل واصحاب اور تابعین جو پرہیز گار و پاکباز اور صاحب وعلم وکرم تھے ان پر برستے رہیں۔

میاں محمد بخش نے اپنی نعتیہ شاعری میں اسی اسلوب کو اختیار کرتے ہوئے جہاں سیرت رسول ﷺ کے مختلف موضوعات کو مد نظر رکھتے ہوئے اشعار کہے ہیں وہاں آپ نے اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام کے مناقب بھی بیان کیے ہیں جیسا کہ آپ فرماتے ہیں۔

بُہت عزّت لوُلا کی تینُوں، کے میں صِفت سُناواں

آل اصحاب سمیت سلاماں، ہور دُرود پچاواں[46]

---

[44] : ایضاً: ص17

[45] : خرپوتی، علامہ عمر بن احمد الخرپوتی، عصیدۃ الشھدۃ شرح قصیدۃ البردۃ للبوصیری، ناشر، نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی، ص123

[46] : مقبول، میاں ظفر مقبول، اردو ترجمہ سیف الملوک میاں محمد بخش، ناشر مکتبہ دانیال غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، ص24

اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کو اللہ تعالی نے عزت لولاک کے شرف سے سرفراز فرمایا ہے بھلا میں آپ ﷺ کی کیا صفت و ثنا کروں؟ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی آل اولاد اور جملہ اصحاب پر درود و سلام پہنچا رہا ہوں اس کے سوا اور میں کیا کروں؟

اور ایک اور مقام پر آل و اصحاب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

تُدھ پر ہون درُود اللہ دے، آل اوَلاد تیری تے
پیرواں اصحاباں اُتّے، بھی بنُیاد تیری تے [47]

آپ ﷺ پر بے شمار درود ہوں اے اللہ کے پیارے محبوب! اور آپ ﷺ کی اولاد، پیروی کرنے والوں، اصحاب اور آپ ﷺ کی جملہ نسل پر ہزاروں، لاکھوں اور کروڑوں درود و سلام ہوں۔

7: رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں استغاثہ

اکثر شعراء اپنے قصائد اور نعتیہ کلام کے آخر میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں استغاثہ پیش کرتے ہوئے اپنے کلام کو مکمل کرتے ہیں امام بوصیری اپنے کلام کے اختتام میں بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں استغاثہ کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِي مَنْ أَلُوذُ بِهِ
سِوَاكَ عِندَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ [48]

اے اشرف المخلوقات! سوائے آپ کے بوقت نزول حادثات عامہ کوئی ایسا نہیں ہے جس کے پاس جا کر میں پناہ لوں۔

میاں محمد بخش بھی اپنے نعتیہ کلام میں اسی اسلوب کو اختیار کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔

---

[47] :: محمد بخش، میاں محمد بخش، سفر العشق یعنی قصہ سیف الملوک وبدیع الجمال، ناشر شیخ غلام حسین اینڈ سنز پبلیشرز اردو بازار لاہور، ص12

[48] : خرپوتی، علامہ عمر بن احمد الخرپوتی، عصیدۃ الشھدۃ شرح قصیدۃ البردۃ للبوصیری، ناشر، نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی، ص248

یا نبی اللہ جے کُجھ دِتّا، قدرتینوں ربّ والی
ذرّے جِتنا گھٹد اناہیں، ہتّھوں ہوندا عالی[49]

اے اللہ تعالی کے پیارے نبی آپ ﷺ کو جو کچھ قدر اللہ تعالی نے دیا ہے آپ ﷺ جس قدر جلیل القدر رتبے اور منصب عالی پر فائز ہیں اس میں ذرہ بھر کمی نہیں آسکتی بلکہ اور بھی بلند وبالا ہوا جاتا ہے آپ ﷺ کے مراتب روز بروز بڑھتے ہی جارہے ہیں۔

اوگنہار طُفیل تُساڈے، اسیں بہشتیں جایئے
رحمت اتے لقاء مہر دا، پاک جنابوں پایئے[50]

اے اللہ کے کریم محبوب ہم گنہگار آپ ﷺ کے طفیل بہشت میں چلے جائیں اور بہشت میں جا کر اللہ کے حضور آپ ﷺ کی رحمت اور سراپا محبت کا دیدار حاصل کریں ہم آپ ﷺ کی رحمت و محبت کی امید رکھے ہوئے ہیں۔

ہور کسے کُجھ نیکی ہوسی، توشہ خرچ قبر دا
مینوں ہکّو نام تُساڈا، گہنا روز حشر دا[51]

اور کسی نے کوئی نہ کوئی نیکی کی ہو گی اور اس کے پاس کچھ نہ کچھ قبر کے سفر کا توشہ ضرور ہو گا اس نے کچھ نہ کچھ نیک اعمال کیے ہوں گے مگر میں ایک ایسا مسافر ہوں کہ جس کے پاس آپ ﷺ کے نام اقدس کے سوا کوئی توشہ نہیں ہے میرے لیے آپ ﷺ کا نام ہی حشر کے لیے ایک قیمتی زیور ہے۔

---

[49] :: محمد بخش، میاں محمد بخش، سفر العشق یعنی قصہ سیف الملوک وبدیع الجمال، ناشر شیخ غلام حسین اینڈ سنز پبلیشرز اردو بازار لاہور، ص13

[50] : ایضا: ص13

[51] : ایضا: ص13

ایک اور مقام پر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں عرض کرتے ہیں۔

تینوں قوّت بخشی موَلیٰ، سبھ خلقت بخشاویں

ہوندے زور سوال نہ موڑیں، نبی کریم کہاویں[52]

اے اللہ کے پیارے محبوب ﷺ آپ کو اللہ تعالی نے اس قدر طاقت و قوت بخش رکھی ہے کہ آپ ﷺ تمام مخلوق کو بخشوا سکتے ہیں اے اللہ کے نبی ﷺ جہاں تک ہو سکے میرے اس سوال کو رد نہ کرنا کیونکہ آپ ﷺ کریم کہلواتے ہیں۔

اور عرض کرتے ہیں۔

رکھّی جھول تُساڈے اگّے، پاؤ خیر یتیماں

اوگنہار کُوچجیں بھریا، بخشیں نبی کریما[53]

اے اللہ کے نبی ﷺ میں نے آپ ﷺ کے سامنے خالی جھولی کھول کے رکھ دی ہے اس میں خیر پاوے اے در یتیم! میں بڑا گنہگار ہوں مجھ میں کوئی بھی خوبی وہنر نہیں ہے میں نے کوئی بھی ڈھنگ کا کام نہیں کیا اے نبی کریم ﷺ آپ نے ہی بخشش کرنی ہے کیونکہ آپ ﷺ کریم ہیں۔

نتائج / خلاصہ

میاں محمد بخش کا نعتیہ کلام عربی زبان و ادب کے اثرات سے مزین ہے اور ان کے کلام میں سیرت النبی ﷺ کا پیغام بخوبی پایا جاتا ہے۔ آپ کی نعتوں نے نہ صرف نبی ﷺ کی عظمت کو اجاگر کیا بلکہ مسلمانوں کو ان کی سیرت اور تعلیمات سے بھی روشناس کرایا۔ آپ کا نعتیہ کلام قرآنی تلمیحات، احادیث نبویہ کی تشریح، عربی و پنجابی کے حسین امتزاج کی ایک مثال ہے جس میں ادب، عشق، اور دین کا بہترین توازن موجود ہے۔ آپ کا کلام نبی کریم ﷺ کی تعریف و توصیف پر مبنی ہے۔ آپ نے اپنے نعتیہ کلام میں عربی زبان کی تشبیہوں اور استعاروں کو موقع و محل کی مناسبت ٹھیک استعمال کرتے ہیں، جو عربی ادب کی اہم ترین خصوصیت ہے۔ آپ کی شاعری میں نبی

[52] :: محمد بخش، میاں محمد بخش، سفر العشق یعنی قصہ سیف الملوک وبدیع الجمال، ناشر شیخ غلام حسین اینڈ سنزپبلیشرز اردو بازار لاہور، ص13

[53] :ایضا: ص13

ﷺ کی ذات اور سیرت کو عربی ادب کی روایات میں بھرپور طریقے سے پیش کیا گیا ہے۔ آپ کا کلام ایک جامع پیغام ہے جو عربی ادب کے اثرات اور سیرت النبی ﷺ کے عمیق پیغامات کو اجاگر کرتا ہے۔ وہ اپنی شاعری کے ذریعے نبی کریم ﷺ کی عظمت، محبت، اور ادب کو نہ صرف مسلمانوں کے دلوں میں بٹھاتے ہیں بلکہ عربی زبان و ادب کے اعلیٰ معیار کو بھی پیش کرتے ہیں۔ میاں محمد بخش کا کلام آج بھی مسلمانوں کے دلوں میں محبت کی ایک نئی لہر پیدا کرتا ہے اور ان کی نعتوں کے ذریعے ہم سیرت النبی ﷺ کے پیغامات کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔

قصیدہ بردہ شریف اور میاں محمد بخش کی نعتیہ شاعری کے مطالعہ سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ امام بوصیری کے کلام اور میاں محمد بخش کے کلام کا منہج واسلوب کافی حد تک اس میں مماثلت پائی جاتی ہے جن موضوعات کو مد نظر رکھتے ہوئے امام بوصیری نے نعتیہ اشعار کہے اسی اسلوب کو مد نظر رکھتے ہوئے میاں محمد بخش نے بھی انھیں موضوعات کی روشنی میں نعتیہ اشعار لکھے ہیں۔